سکھ مت کی خصوصی عبادات

THE SPECIAL ADORATIONS OF SIKHISM

ماریہ مان*
ڈاکٹر شبیر حسین**

Abstract

This article explores adorations of Sikhism which fall into two parts i.e. daily adorations, and adorations for special occasions. Daily adorations consist of morning, evening, and just before sleep adorations. Morning adorations include Jap Ji and Sawwain. To perform these worships, it is compulsory for the worshipers to take bath, go to Gurudowara, and perform them in congregation. Evening adoration are sodarrahira, Sopurkh and some others, while adorations of just before sleep include kartansohila, ardas and others. Second come adoration of special occasions which cover occasions like oath taking, repentance for sins, baptism, marriage and nuptation, death and funeral, and some others. All these adorations are part of Gurugranth by Gurunanak.

Key words: *adoration, daily adoration, special adoration, Sikhism, Gurugranth, Gurunanak.*

---

* پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامی، محی الدین اسلامک یونیورسٹی، نیریاں شریف آزاد کشمیر
** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامی، محی الدین اسلامک یونیورسٹی، نیریاں شریف آزاد کشمیر

تمہید

یہ انسانی فطرت کہہ لیں یا وقت و حالات کا تقاضا کہ انسان ہمیشہ اپنے آپ کو ادھورا محسوس کرتا ہے۔ اس کو ہر آن ایک ماہان ہستی کی تلاش ہوتی ہے جس کے سامنے وہ اپنی مشکلات رکھ کر اس کا حل لے سکے۔ یہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک یوں ہی چلتا رہے گا۔

پرانے زمانوں میں جب انسان غاروں میں رہتا تھا تب بھی وہ آسمانی بجلی سے ڈر کے اس کو خدا مان لیتا تھا۔ پہاڑوں، سورج، چاند، ستاروں اور سمندروں کی پوجا کرتا تھا۔ یہ بات آگے آگے یوں ہی چلتی رہی۔ بے شمار نئے نئے مذہب دنیا کی تاریخ میں خود کو رقم کرواتے رہے جن میں کچھ خدائی مذہب تھے اور کچھ خود انسان کے اپنے نفس کی اختراع۔

اسی طرح سِکھ مت ایک مذہب ہے جو ایک نیک روحانی انسان بابا "گرونانک" کے ہاتھوں سے نکلا اور پروان چڑھا اور اب ایک مشہور مذہب ہے۔ اگرچہ اسکی تعلیمات میں خاصی تبدیلیاں آچکی ہیں مگر پھر بھی اس کے پیروکار بڑی تعداد میں روئے زمین پر موجود ہیں اور یہ بھی ایک عقلی منطقی بات ہے کہ جب بھی کوئی مذہب ہو گا تو اس میں عبادات بھی ہوں گی اذکار بھی ہوں گے اور اسی طرح اس کے اصول وضوابط بھی ہوں گے اور یہاں وہی بتانے کی سعی لاحاصل کی گئی ہے۔

سِکھ مت میں مختلف اوقات میں مختلف اندازِ عبادت

موقع مناسبت کے لحاظ سے ہر مذہب کی اپنی عبادات ہوتی ہیں۔ اسی طرح سِکھ مذہب میں بھی اذکار و اوراد ہیں جن کا ذکر درج ذیل ہے۔

اولاً: صبح کے اذکار

ہر مذہبی سِکھ کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ صبح سویرے اٹھ کر غسل کرنے کے بعد سِکھ گردوارے میں باجماعت گرونانک کی "جپ جی" اور گرو گوبند سِنگھ کی "جپ" اور "سوایاں"[1] جو کہ دس منظومات پر مشتمل ہے، کا ورد کرے۔

1. **جپ جی:۔** جپ جی میں سِکھوں کے عقیدے کی بنیاد ہے جسکو "مول منتر" کہتے ہیں خدا کی ذات وہ ہے جو زندہ ہے اور اس نے ہر چیز کو تھاما ہوا ہے۔ وہی سب کو پیدا کرنے والا ہے۔ بے نیاز ہے، بے خوف ہے اس نے کوئی جنم نہیں لیا۔ اور وہ ہر جگہ موجود ہے۔ گرو کی رہنمائی کے بغیر اس کو پانا مشکل ہے۔ وہ ازلی، دائمی اور سرمدی ہستی ہے۔

جپ جی کے اہم مختصر نکات

نمبر1): ذات کا حکم

خدا کی ذات ظاہری طہارت سے نہیں پہچانی جاتی، اگرچہ کوئی شخص اپنے آپ کو لاکھ پاک کر دے۔ اے نانک اپنے آپ کو اس ذات کے حکم کے سامنے جھکا دے اور اس کے راستے کو اپنا لے۔ [2]

نمبر2): حکم کو بیان کرنا

ہم خدا کے حکم کو ویسے بیان کرنے کی ہمت نہیں رکھتے جیسا کہ اس کا حق ہے۔ اور جب بھی ہم اس کے حکم کو بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ محض اس حکم کا اظہار ہے۔

جان دی کہ دی ہوئی اسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

وہ جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلیل کر دے۔ [3]

نمبر6,5,4,3): خدا کی مداح

جو خدا تعالی کی بزرگی کو بیان کرتا ہے۔ وہ بہت طاقت ور ہے۔ ایسا ہی انسان خدا کی مداح کرتا ہے۔ مخلوقات میں اس کے عجائب کو بیان کرتا ہے۔ [4]

نمبر9,8,7): انسان کی پہچان

جن کوئی انسان اپنی عبادات کو بڑھا دے یہاں تک کہ وہ پورے عالم کا مرشد بن کر مشہور ہو جائے۔ مگر اس کے باوجود بھی خدا کی نظر میں نہیں ہے تو لوگ اس سے اعراض کر لیں گے یعنی پہچان سے خارج کر دیں گے۔ [5]

نمبر11,10): ایمان کی فضیلت

انسان اپنے ایمان کی وجہ سے حکمت اور بصیرت حاصل کرتا ہے اس لیے نظر سے محروم بھی بصیرت کو پالیتا ہے تو اس کو بھی اُس بصیرت پر ہمیشہ خوش رہنے کا حق ہے۔ [6]

نمبر12): سیدھا راستہ

جو خدا پر سچا ایمان لاتا ہے تو اس کے راستے میں کوئی بھی رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ وہ اس سیدھے رستے کو اپناتا ہے جو ذاتِ الہٰی تک پہنچنے والا ہوتا ہے۔ [7]

نمبر14,13): کامیابی کا راز

انسان اپنے ایمان کے ذریعے آزادی کا دروازہ پا سکتا ہے۔ استاد آگے بڑھتا ہے اور شاگرد اس کی پیروی

کر کے کامیابی پالیتا ہے۔[8]

نمبر15): خدا کی ذات

جو خدا پر ایمان لاتا ہے تو وہ خدا کے ہاں مقبول ہو جاتا ہے۔ اور لوگوں کا ہادی اور رہنما بن جاتا ہے۔ وہ خدا کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور کسی کی طرف نہیں جاتا اور نہ کسی اور سے ہدایت مانگتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ خدا کی ذات ہمارے ادراک سے وراء الوراء ہے۔[9]

نمبر16): خدا کی طاقت

اے ہمارے خدا! جو تیرا بے شمار ذکر کرتے ہیں اور تیری مقدس کتابوں کو بے انتہا پڑھتے ہیں۔ یقیناً تیرے عبادت گزار ہزاروں ہیں۔ اے نانک میری طرح ایک عاجز اور فقیر تیری طاقت کا اندازہ کیسے لگا سکتا ہے؟ یقیناً عزت وہی پا سکتا ہے جو تیری رضا پائے۔[10]

نمبر17): عزت والا

اے خدا اس دنیا میں کتنے ظالم اور ڈکیت رہتے ہیں جو حکومت پر قبضہ کر لیتے ہیں اور جو لوگوں کو بے گناہ قتل کرتے ہیں اور گناہ کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسے لوگ تو بہت زیادہ ہیں۔ اے نانک تو نے کیا قربانی دی ہے۔ بے شک عزت والا تو وہ ہوا جس نے ہمیشہ زندہ رہنے والے کی رضا حاصل کی۔[11]

نمبر18): خدا کا ذکر

اے خدا! تیرے نام بہت زیادہ ہیں اور تو ہر جگہ موجود ہے۔ ہم اپنے الفاظ کے ساتھ تیرے ذکر کا حیرت کے ساتھ اظہار کرتے ہیں۔[12]

نمبر19، 20): منزل کی طرف

یقیناً پانی ہر اس میل کے لیے طہارت کا ذریعہ ہے جو ہاتھ پیر اور جسم کو لگ جائے۔ کپڑے پیشاب سے ناپاک ہو جاتے ہیں لیکن یہ کپڑے صابن سے دُھلنے سے پاک ہو جاتے ہیں۔ دماغ اور فکر جب گناہوں سے نجس اور میلے ہو جائیں تو وہ اللہ کے ذکر سے پاک ہو جاتے ہیں۔ اے نانک ہم سب اس منزل کی طرف چلتے ہیں جس کا ہمیں خدا نے حکم دیا۔[13]

نمبر21، 22): ریاکاری

ہندوؤں کے مقدس مقامات کی "یاترا" اور "مالی صدقات" جب لوگوں کے دکھاوے کے لیے ہوں تو رائی کے دانے کے برابر بھی اس کے کرنے والے کو فائدہ نہیں ہو گا۔[14]

نمبر23،24،25): خدا کی عظمت

وہ بادشاہ جو بہت سے خزانوں اور بادشاہوں کا مالک ہو۔ اور خزانے بھی وہ جو پہاڑوں کی مقدار تک پہنچ جائیں تو بھی اس چیونٹی جیسا نہیں جو خدا کی یاد میں وقت گزارتی ہے۔[15]

نمبر26،27،28،29): سرمایہ کاری کا نفع

یقیناً سرمایہ بہت قیمتی ہے اور تجارت کا کوئی مقابلہ نہیں۔ پس جن کی تجارت اس سرمائے سے ہو جس کی قیمت کا اندازہ نہ لگایا جاسکے تو وہ لوگ جو اس قسم کی تجارت میں مشغول ہوں ان کی کوئی مثال نہیں اور یقیناً قیمت سے ان کے منافع کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ یہ تجارت خدا کے نام کا ذکر ہے۔[16]

نمبر30،31): حیران کن قصہ

ایک حیران کن قصہ ہے کہ ماں کے تین بیٹے پیدا ہوئے۔ ایک ان میں خالق بن گیا۔ دوسرا ان میں سے رازق بن گیا۔ اور تیسرے کے ہاتھ میں عدل، موت اور ہلاکت آگئی۔ حالانکہ حق یہ ہے کہ یہ تمام کام اور صلاحیتیں ایک ہی ذات کے لائق ہیں۔[17]

نمبر32،33،34،35،36،37): خدا تک رسائی

اگر ایک زبان، ایک لاکھ زبانیں بن جائیں اور ہر زبان کی بیس گنا زبانیں بن جائیں تو بیس لاکھ زبانیں بن جائیں گی۔ پھر یہ زبانیں خدا کا ذکر شروع کر دیں اور ہر زبان 100 دفعہ ذکر کرے تو یہی راستہ خدا کو پہچاننے والا ہو سکتا ہے۔ یہی وہ بلند راستہ ہے کہ جس سے انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ایک ادنیٰ انسان یہ مقام آسانی سے پا سکتا ہے۔ مغرور اور متکبر ہمیشہ خدا کی رحمت سے دور رہے گا۔[18]

نمبر38): خدا کی رحمت اور رضا

جب تقویٰ خام مال ہو اور قلبی اطمینان سونے کا سانچہ ہو۔ اور دیانت دندان ہو اور علم وسائل ہو اور خوف اس کی پھونکنی ہو اور سادگی آگ ہو اور محبت پگھلے ہوئے مال کا پیالہ ہو اور اس کے ساتھ خدائی شراب کا اضافہ کیا جائے تو اسی طرح اس قالب میں خدا کے نام کو ڈھالا جاتا ہے۔ یہ ان لوگوں کا روزانہ کا معمول ہے۔ جو خدا کی رحمت کو حاصل کرتے ہیں۔ اے نانک جس کو یہ رحمتیں مل گئیں تو اس کو یہ عالم اور اس سے ماورا تمام عالم مل گئے۔[19]

خاتمہ: ہوا استاد ہے اور پانی والد ہے اور زمین سب کی ماں ہے، دن اور رات دونوں چوکیدار ہیں مخلوقات تمام کی تمام اس پھل اور پھول کی طرح ہیں جو خدا کے ہاں اگتے اور ظاہر ہوتے ہیں۔ تمام اچھائیاں اور برائیاں اس کے

ہاں لکھی جاتی ہیں۔ ہم جو کریں گے اس کا بدلہ پائیں گے اور اچھے لوگ اس ذاتِ عظیم کا قرب پالیں گے اور برے لوگ دھتکارے جائیں گے۔ جس نے ایمان اور وفاداری کے ساتھ خدا کو یاد کیا تو وہ بھی اپنے مقصود تک پہنچا اور اس کی تکلیف، مشقت ختم ہوئی اور اس نے آزادی پالی۔ اے نانک ان جیسے لوگ اپنے روشن چہروں کے ساتھ مکمل عزت اور احترام کے ساتھ خدا کی رضا کی طرف سفر کریں گے۔[20]

ثانیاً: شام کے اذکار

ذکر نمبر 1: سوڈار راھیرا

شام کے وقت جو گیت گائے جاتے ہیں ان کا پہلا لفظ سوڈار ہے۔

ذکر نمبر2: ابتداء اور مدد طلب کرنا

ہر منظوم کلام کے شروع کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اس ذات کی مدد حاصل کرنے کے لیے کچھ کلمات کہے جائیں اور وہ اس طرح ہیں۔ یقیناً زندگی کی لذتیں مجھے اور میرے ذہن کو میرے مالک اور میرے خدا سے دور کر دیتی ہیں اور اس کا علاج مشقت اور تکلیف ہے۔ تو میرا مالک ہے، تو ہی میرا خالق ہے۔ میں کچھ بھی نہیں۔ میری امیدوں کی کوئی قیمت نہیں۔ اے بادشاہت کے مالک میں تیری رضا کی خاطر اپنی زندگی کو قربان کرتا ہوں۔ تیری سخاوت ہر چیز میں موجود ہے۔ اور تو بہت عظیم ذات ہے۔[21]

سوڈار کی تفصیل

نمبر 3,2,1): خدا کی تعریف

اس سچے اور زندہ گرو کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے میرے مولا تم کہاں رہتے ہو۔ وہ بڑا دروازہ کہاں ہے جس پر تم بیٹھے ہو اور ہر چیز کی نگرانی کرتے ہو۔ وہ مقام کہاں ہے۔ جس میں تیری شان کو موسیقی کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ یقیناً بہت سارے لوگ تیری حمد کرنے والے ہیں۔ وہ جگہ کہاں پائی جاتی ہے۔ پانی، ہوا اور یہ سارا نظام سب کا سب ایک فطری نظام ہے اور سب کے سب تیری حمد کے گیت گاتے ہیں۔ وہ سارے لوگ جو تیری اس عظمت کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ان حمد کرنے والوں کے ساتھ جا ملتے ہیں۔ تمام کے تمام معبودات اور انسانی خدا، حمد کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں۔ بدھ مت کے تمام پیروکار اپنے گہرے مراقبات میں تیری رحمت کے ساتھ استفادہ حاصل کرتے ہیں۔[22]

نمبر 4 سے 16 تک): عظمت کا ادراک

جو تیری عظمت کا ادراک کرتے ہیں انہوں نے یہ ادراک اپنی عقل سے کیا مگر ہم انسان دیکھتے ہیں اور

معرفت حاصل کرتے ہیں اور یقین کرتے ہیں ہم تیری عظمت کی طاقت کیسے رکھیں جب کہ تو بلا حدود ہے۔[23]

نمبر17،18): خدا کو فنا نہیں

خدا کو فنا نہیں اس لیے مقدس محفلوں کا اہتمام جائز نہیں۔ اس لیے اس کی رحمت ہمیشہ اور ابدی ہے۔ وہ رحمت ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ وہ اکلوتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔[24]

نمبر19): رب العالمین

یہ سارے منصوبے کس کے لیے، یہ سوچ کیوں اور یہ پریشانی کیوں جبکہ ہمارا رب ہمارا خیال رکھنے والا ہے۔ یہاں تک کہ وہ تو پہاڑوں کے اندر اور بڑی بڑی چٹانوں کے اندھیروں میں بھی مخلوق کو زندگی دینے والا ہے۔

نمبر20): نعمتوں کا حصول

ہماری آزادی ہمیں عنایت فرما اور ہمیں سچے معتقدین میں سے کر دے۔ اے خدا ہمیں ایسی زندگی دے جیسا کہ خشک لکڑیاں اپنی ٹہنیوں کے ساتھ زندہ رہتی ہیں۔[25]

نمبر21): رب بہترین مددگار

ہماری مدد نہ تو والد نہ والدہ نہ بیوی اور نہ اولاد کرتی ہے۔ تو ہی ہمارا مددگار ہے۔ اے عقیدت مند تو کیوں ڈرتا ہے۔ تیرا رب تیرا خیال رکھنے والا ہے۔

نمبر22): پالن ہار

سمندری پرندے سمندر کے اوپر اڑتے ہیں اور دور دراز کے علاقوں میں منتقل ہوتے ہیں۔ جب اپنے بچوں کو اکیلے چھوڑتے ہیں تو ان بچوں کو کون رزق دیتا ہے۔

نمبر23): زندگی کی قربانی

زمین کے تمام خزانے اس کے ہاتھ میں ہیں جبکہ وہ قادر بھی ہے اور جبار بھی۔ اے خدا میں اپنی زندگی قربانی کے طور پر پیش کرتا ہوں اس لیے کہ تو اس طاقت کا مالک ہے جس کا کوئی اندازہ نہیں۔[26]

ذکر نمبر3: سوپُرکھ

یہ شام کی دعاؤں میں سے ہے اور سوڈار کے بعد اس کا مقام تیسرے نمبر پر ہے۔

نمبر1سے10تک): پروردگار کی تعریف

سچے گرو کے نام سے جو زندہ اور تدبیر سلطنت سنبھالنے والا ہے۔ اے ہر عیب سے پاک، اے عظیم الشان جس کی کوئی ابتداء و انتہاء نہیں تو ہی میرا مولا ہے۔ اے خالق تمام دل و ذہن تیری طرف کھنچے چلے آتے

ہیں جہاں کہیں زندگی پائی جاتی ہے۔ تو ہی اس کا مالک ہے۔ [27]

نمبر13,12,11): خواہشات کا ڈھیر

جس تالاب میں ہم غوطہ لگاتے ہیں اس میں ہر چیز موجود ہے۔ اس تالاب کا پانی خواہشات کو ابھارتا ہے۔ بہت سی روحیں اس کے کیچڑ میں لت پت ہو گئیں اور ان کے اجسام سارے کے سارے اس دنیا سے چلے گئے۔

نمبر14، 15): انسان کی خوش بختی

اے انسان تو بہت خوش بخت ہے کہ تجھے زندگی انسانی صورت میں دی گئی ہے۔ اس کے باوجود تجھے خدا کو تلاش کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ کہ تو نیکوکاروں سے مل جائے۔ اپنے خدا کی بہت تعریف بیان کر کہ اس کے علاوہ باقی کام بیکار ہیں۔ [28]

نمبر16): اعترافِ کوتاہی

میں ہمیشہ فرائض اور واجبات کی ادائیگی سے بھاگتا ہوں۔ نہ تو میں خدا کو یاد کرتا ہوں اور نہ ہدایت کا راستہ اپناتا ہوں۔ اے خدا میں نے تیری مرضی کی کوئی عبادت نہیں کی اس لیے کہ میرے اعمال سارے بہت بُرے ہیں۔ اس کے باوجود بھی بغیر حیا کیے اس کی رحمت کو تلاش کرتا ہوں اور اس کی پناہ میں آتا ہوں۔ [29]

مزید شام کے اذکار میں "بیناتی چوپائے"، "سوایا"، "دوڑا"، "آنند"، موںڈوانی" اور "شلوک" بھی شامل ہیں جنہیں سِکھ دن کی مصروفیات سے گھر واپس آکر اجتماعی یا انفرادی طور پر پڑھتے ہیں اور اپنے عقیدے کے مطابق "اک اونکار" کو راضی کرنے اور اس کی پناہ میں آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سفر میں بھی سِکھ اپنے ان اذکار کو ان کے وقت پر ادا کرنے کی سعی میں لگے رہتے ہیں۔

ثالثاً: سونے سے پہلے کے اذکار

جس طرح سِکھ گوردواروں میں صبح سویرے اکٹھے ہوتے ہیں اور "گرو گرنتھ" سے صبح کی عبادت کی ادائیگی کے طور پر کچھ حصوں کی پڑھائی عقیدت و محبت سے کرتے ہیں تو اسی طرح شام کو بھی کچھ وقت خدا کی یاد میں ڈوبے رہتے ہیں۔ اسی طرح سونے سے پہلے گرو نانک اور باقی سِکھ رہنماؤں کے کلام سے کچھ خاص دعائیں پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں تا کہ صبح سے شام اور پھر رات تک خدا کی محفوظ پناہ میں رہ سکیں۔ ان کا تذکرہ ذیل کے نکات میں کیا جاتا ہے۔

1. کرتان سوہیلا

یہ وہ خاص قسم کے منظوم اذکار ہیں جو مغرب کے بعد اور سونے سے پہلے پڑھے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر گوپال سنگھ نے

ان منظومات کا ذکر "گرو گرنتھ" میں "سادارتھ" کے نام سے کیا ہے۔[30] "کرتان سوھیلا"[31] وہ اذکار ہیں جو سونے سے پہلے پڑھے جاتے ہیں اور یہ نہایت مختصر ہیں اور دن بھر کے تھکے ہوئے انسان کے لیے خاصے معقول ہیں۔ ان اذکار کا اس وقت پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ سکھ پیروکاروں کے ذہن دنیاوی چاہتوں سے ہٹا کر خدا کی خدائی کی طرف پھیر دیں تاکہ ذہن اس سے خوب روشنی اور راحت حاصل کرے۔ اس وجہ سے ان اذکار میں استعارے بہت زیادہ استعمال کئے گئے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے شادی کے پر مسرت لمحوں میں انسان خدا کی نعمتوں پر دلہن کی طرح خوش ہو اور اس کا گمشدہ شوہر گھر کی دہلیز پر اس کے قدم رکھنے سے پہلے ہی اس کو عطر سے معطر کر رہا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ خدا کے اور توحید کے ایک ہی مظہر کو پیش کیا جائے۔ اور اس میں مہینوں، دنوں اور راتوں کا سورج کے ساتھ مقابلہ کیا جائے۔ جیسا کہ وہ روشنی اور تمام قوت کے لیے بنیادی مصدر رہے۔

2. ارداس[32]

یہ بھی وہ دعائیہ کلمات ہیں جنہیں سکھ سونے سے پہلے پڑھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ "ارداس" کو مختلف اوقات میں گردواروں میں مختلف دینی محافل کے قیام کے آخر میں بھی پڑھا جاتا ہے۔ جب کبھی گرنتھی "ارداس" کے آخر تک پہنچتا ہے۔ تو وہ اس وقت گرو امرداس کی دعاؤں میں سے بھی ایک خاص حصہ پڑھتا ہے۔ "گرو گرنتھ" کے آخری تعریفی کلمات بھی رات کے وقت اور ہر مذہبی تہوار کی ادائیگی پر پڑھے جاتے ہیں۔ ان مذہبی تہواروں کے قیام کے وقت "کڑا پرشاد"[33] بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔

3. آسا کی وار

"گرو گرنتھ" کے قصائد کی مختلف اقسام ہیں۔ ان میں سے مشہور ترین قسم "وار" ہے۔ "وار" پنجابی زبان میں طویل شعری قصیدوں پر مشتمل ہے۔ جس میں جنگ اور سورماؤں کے جنگی کارناموں کا ذکر ہے۔ یہ قصے "گرو گرنتھ" میں موجود ہیں۔[34] ان قصوں میں خدا کو ایک انسانی سورما کا مقام دیا گیا ہے۔ اور تمام کے تمام بہادری کے کارنامے، روحانی طور پر اس کی طرف منسوب کیے گئے ہیں۔

4. سکھ منی

یہ کلام گرو ارجان کا کلام ہے اور اس میں بنیادی محور خدا کی تعظیم ہے۔ "گرو گرنتھ" کے شعری قصیدوں میں اس کو بھی اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ یہ نعت کی صورت میں منظم کیے گئے ہیں۔ جس میں انسان کی نجات کے اصول کے لیے جدوجہد کا ذکر ہے۔ "سکھ" کا معنیٰ اطمینان ہے۔ اور "منی" کا معنیٰ قیمتی موتی یا پاک

زمین کا ہے۔ مفہومِ دیگر اس کے معنیٰ مطمئن زمین یا مطمئن دل کے لیے جاتے ہیں۔[35]

خاص مواقع پر خاص اذکار

سِکھوں کے ہاں خاص مواقع پر "گرو گرنتھ" کے کچھ اجزاء، کچھ تعریفی قصائد اور نت نیم[36] نام کے تین منظومات پڑھے جاتے ہیں۔ یہ اذکار "گرو گرنتھ" کے باقی حصوں کے پڑھنے کی اہمیت کو کم نہیں کرتے۔ یہ اذکار سِکھوں کی زندگی کے بنیادی تصورات کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔ یہ بات فطری ہے کہ جب کچھ اجزاء روزانہ کے حساب سے بار بار پڑھے جاتے ہیں تو وہ زیادہ مقبولیت کے حامل اور شہرت یافتہ ہو جاتے ہیں۔ "سندر گٹکا"[37] بھی اس منظوم کلام میں سے ہے جو سِکھوں کے ہاں خاص خاص مواقع پر پڑھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سندر گٹکے میں سے اور "گرو گرنتھ" سے بھی کچھ خاص اذکار لیے ہوئے ہیں جو زندگی کے خاص مواقع پر پڑھے جاتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

1. کسی بھی ذمہ داری کو سنبھالتے وقت کی دعائیں

کوہان سنگھ ان دعاؤں کی کیفیت کو یوں بیان کرتا ہے۔ یہ دعائیں عظیم مقاصد کی تکمیل کی درخواست دینے کے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ اسی طرح جب کسی وقت سہواً یا عمداً مقرر کردہ حدود سے تجاوز کر کے کوئی کوتاہی ہو تو اس غلطی سے توبہ کے طور پر یہ دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ دعائیں غرور و تکبر اور بری عادات سے خلاصی پانے اور خدا کی خوشنودی کو حاصل کرنے کے لیے بھی پڑھی جاتی ہیں۔ سِکھوں کی مقدس کتاب "گرو گرنتھ" میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ یہ دعائیں خدا کے حضور ضرور پڑھی جائیں۔

ان دعاؤں کے ذکر کے آداب میں سے یہ ہے کہ جب دعا کرنے والا دعا کرے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر سامنے کی طرف پھیلائے یعنی اپنے چہرے کی جانب۔ اور جو لوگ بتوں کے سامنے یا مخلوق کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلاتے ہیں تو وہ خدائی اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اور وہ فانی قوتوں کے سامنے اپنی حاجتیں رکھتے ہیں ایسے لوگ سِکھ مذہب کی بنیادی تعلیمات سے بالکل ناآشنا ہیں۔ اور اس وجہ سے ضروری نہیں ہے کہ وہ دعا کے وقت اس خاص جہد کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ جب بھی کسی کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ خدا کو کھڑے کھڑے، بیٹھے بیٹھے اور لیٹے لیٹے یاد کر سکتا ہے۔ دعا کے وقت ہمیشہ سر کو ڈھانپ کر رکھے۔ اور پیروں کو ننگا رکھے۔ سفر کے دوران پیدل چلتے وقت یا سفر کی کسی بھی پریشان کن حالت میں دعا کر سکتے ہیں۔ "سندر گٹکا" میں دعاؤں کے مواقع پر یہ بھی کہا گیا ہے۔ "دعا مانگنے والے تجھے چاہیے کہ تو اس قوت سے التجا کرے۔ جس کے اوپر اعتماد کیا جاتا ہے، خدا کو بہت یاد کرو اور اسی وجہ سے تم اپنی کوششوں کو بار آور پاؤ گے"۔[38]

2. حمل ٹھہرنے کی دعا

خدا کا امن ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔ وہ ہمیں تمام گناہوں سے بچاتا ہے۔ وہ تو ماں کے پیٹ میں موجود "جنین" کی بھی حفاظت کرتا ہے جو ابھی اس دنیا میں آیا ہی نہیں۔ اتنی ساری نعمتوں کے بعد ہم اس کے شکر کا حق کب ادا کر سکتے ہیں۔[39]

3. نومولود کا جنم اور نام رکھنے کی رسم

بچے کی پیدائش کے وقت رشتہ دار جمع ہو کر "جپ جی" کے ابتدائی اذکار پڑھتے ہیں پھر میٹھے پانی یا شہد کے ساتھ کرپان کے سرے کو تر کروا کے اس نومود کی زبان اور منہ میں رکھتے ہیں۔[40] نومولود کی پیدائش کے وقت اس رسم کے علاوہ سکھوں کے ہاں اور کوئی مخصوص روایات نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ بچے کا نام رکھتے وقت فال کے طور پر "گرو گرنتھ" کو کسی مقام سے کھول کر اس کے کھلے صفحے کی پہلی سطر کے حرف سے صدر مجلس بچے کا نام رکھ کر حاضرین کے سامنے اعلان کرتا ہے۔ بچوں کے ناموں کے ساتھ سکھوں کے ہاں "سنگھ" کا لفظ رکھا جاتا ہے۔ جبکہ بچیوں کے ناموں کے ساتھ "کور" کے لفظ کی تخصیص ضروری ہے۔ اس کے بعد ماں درج ذیل اذکار پڑھتی ہے۔

"یقیناً خدا نے ہمیں ایک نایاب تحفے سے نوازا ہے۔ یہ بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے باہر خدا کے فضل سے آیا ہے اور اس کی رحمت سے اس کی زندگی آئی۔ جب بچہ نطفے کی صورت میں ماں کے رحم میں ٹھہرا تو اس وقت ماں کا دل چاہت و اطمینان سے لبریز تھا اور وہ یہ کہتی تھی کہ جلد ہی اس کے ہاں ایسے بچے کی آمد ہو گی جو خدا کی عبادت کرے گا۔ وہ ایماندار اور سچا ہو گا اور خدا اس کی تقدیر لکھتا ہے۔ ماں نے اس کو تقریباً دس مہینے اپنے پیٹ میں رکھا اور پھر اس کے بعد اس کو زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہو کر جنم دیا، اس کی پیدائش پر بہت ساری خوشیاں آئیں اور بہت سارے درد رخصت ہو گئے۔[41]

4. امرت کی تقریب (سکھ بپتسمہ)

سکھ بچے جب ایک خاص عمر تک پہنچ جاتے ہیں اور ذمہ داریوں کو اٹھانے کے قابل ہو جاتے ہیں تو امرت کی تقریب ادا کی جاتی ہے اور ان کو ان کی حد کے مطابق دنیا کے شعبوں میں کوئی ذمہ داریاں سونپ دی جاتی ہیں۔ یہ تقریب بعض مقامات میں ادا کی جاتی ہے جبکہ بعض مقامات میں اس کا اہتمام نہیں کیا جاتا ہے۔ اس تقریب کے دوران سکھوں کی مقدس کتاب "گرو گرنتھ" کو کھولا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ علاقے کے سکھوں کی پانچ نیک شخصیات بھی بیٹھتی ہیں۔ جن کو سکھ اصطلاح میں "پنج پیارے" کہا جاتا ہے۔ اس تقریب میں عورتیں

بھی شریک ہوتی ہیں۔ اس تقریب میں شرکاء کے لیے ضروری ہے کہ وہ غسل کریں اور اپنے بال خوب صاف کریں اور ککوں[42] سے اپنے آپ کو آراستہ کرلیں۔ پھر پانچ پیارے "امرت" کو تیار کرتے ہیں۔ امرت کو لوہے کے بڑے برتن میں خشک میوے اور حسب ذائقہ چینی یا گڑ ملا کر تیار کرتے ہیں۔ اور اس موقع پر "جپ جی"، "جپ"، "دس سوایا"، "راہی راہ" اور "آنند" کے 6 رباعیات کے گیت گائے جاتے ہیں۔[43]

اور اس کے ساتھ درج ذیل دعا اجتماعی طور پر پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ جو کچھ میں نے گرو کی رحمت سے سنا اور مشاہدہ کیا۔ میں نے اسے سچ اور حق پایا۔ ایک گرو کس طریقے سے خدا کی طرف گمشدہ ارواح کی رہنمائی کرتا ہے۔ وہ کیسے ہمارے دوستوں کی رہنمائی کرتا ہے اور ہمیں ہمارے دوست دیتا ہے۔ گرو خدا کا پیغام ہم تک پہنچاتا ہے اور ہمارے دلوں کو غرور و تکبر سے پاک کرتا ہے۔ جب خدا نے تقدیر لکھی تو اس میں لکھا کہ ہم نے اس کے ہاں واپس لوٹنا ہے۔ یقیناً "نام دیو"، "کبیر"، "ترلوچن"، "سدھنا" اور "سائیں" سب نے تیری رحمت سے نجات پائی۔ "روی داس" کہتا ہے کہ ایک معتقد کو خوب اچھی طرح غور و فکر کرنا چاہیے کہ مالک جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔[44] اس کے ساتھ "امرت" کی تقریب اختتام پذیر ہوتی ہے اور نئے لوگ اور وہ بچے جو سکھوں میں بلوغت کی عمر تک پہنچے، سکھ مذہب میں داخل ہو جاتے ہیں۔

5. نکاح کے پیغام کی دعا

یہ دعا مندرجہ ذیل ہے:

"وہ لڑکی بہت خوش ہوئی کہ جو محبت کے لیے بیدار ہوئی اور اس کے پاس جب وہ شخص پہنچا جو اس کے قرب کو حاصل کرلے۔ اسی کے ذریعے وہ ایک پاک ماحول میں ضم ہو جاتی ہے۔ اور خدا کے لیے گیت گاتی ہے۔ اور اسے اس وقت وہ ملکہ حاصل ہو جاتا ہے۔ جو اسے نفسانی خواہشات سے پاک کرتا ہے۔ اور وہ اطمینان اور قناعت پالیتی ہے اور یوں غرور و تکبر کے کوئی اثرات باقی نہیں رہتے۔ تمام بیماریاں ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لڑکی نے اس گرو کے ذریعے جو کہ بلا حدود عزت اور طاقت کا مالک ہے، خدا کی معرفت کو پایا"۔[45]

6. شادی و نکاح کے اذکار

شادی کے موقع پر پڑھی جانے والی دعاؤں کے تذکرہ سے پہلے مناسب یہ ہے کہ سکھوں میں شادی کے طریقہ کار کو بیان کیا جائے۔ "آنند" کے نام سے سکھوں کے ہاں شادی کی جو تقریب جانی جاتی ہے اس کو سکھ اپنے پختگی کے دنوں سے ہی مناتے ہیں۔ "بھائی دیا سنگھ" نے "راحت نامہ" میں اس کا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ:

"جب بچے ان کے ہاں سنِ شعور کو پہنچیں تو وہ ان کی شادی کروا دیں اور ایک سادہ تقریب منانے کا اہتمام ہوتا ہے۔ دولہا کے کچھ رشتہ دار دلہن کے گھر والوں کے پاس جاتے ہیں اور ان کو مٹھائیاں اور خنجر پیش کرتے ہیں۔ دونوں فریق "گرو گرنتھ" کو درمیان میں رکھتے ہیں اور شادی کی تاریخ کا تعین باہمی اتفاق سے کر لیتے ہیں"۔

شادی کے مقررہ دن دولہا اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے ہمراہ ایک سجے ہوئے تاج کو پہن کر دلہن کے گھر جاتا ہے۔ دلہن کے رشتہ دار راستے میں ان کا استقبال کرتے ہیں۔ اور خوشی اور سرور کے گیت گاتے ہیں۔ عمومی طور پر اس تقریب کے لیے شام کا وقت مقرر کرتے ہیں۔ دونوں فریقوں کے ملنے پر خدا سے دعا کرتے ہیں۔ اور پھر الگ ہو کر سارے لوگ اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ اگلے دن صبح سب لوگ ایک مذہبی اجتماع کی صورت اختیار کرتے ہوئے جمع ہوتے ہیں اور حاضرین کے درمیان "گرو گرنتھ" کو رکھا جاتا ہے۔ اور اس میں سے اس وقت "آسادی وار" پڑھی جاتی ہے۔ آخر میں دولہا اور دلہن "گرو گرنتھ" کے سامنے بیٹھتے ہیں اور دلہن دولہا کے بائیں طرف ہوتی ہے۔ گرنتھی اس موقع پر نئے جوڑے اور ان کے والدین کو کھڑے ہونے کا کہتا ہے۔ اور انکو بعض خاص اذکار اور دعائیں پڑھنے کا حکم دیتا ہے۔ خدا سے ان کی کامیابی اور خوشی کی دعا مانگتا ہے۔ پھر نئے جوڑے کو نیا لباس پہنایا جاتا ہے۔ اور پھر ان کو ان کی نئی زندگی میں یکے بعد دیگرے ان کی ذمہ داریاں تلقین کی جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کو ان کے خاندان، معاشرے اور دین کے حقوق بھی سِکھائے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان دونوں کی روح کی یکجائی اور گرو رام داس کا اس کی بیوی کے ساتھ پیار اور محبت بھی سمجھایا جاتا ہے۔ گرو رام داس نے یہ محبت چار مرحلوں میں سمجھائی جو کہ خوف، محبت، ذمہ داری کی ادائیگی اور بھائی چارے سے عبارت ہے۔[46]

اور اس کے بعد یہ عبارت پڑھی جاتی ہے۔ "میں شروع کرتا ہوں۔ گرو مجھے جس کی ہدایت کرتا ہے، وہ مجھے جہاں چاہتا ہے وہ میرے پیروں کو پھیر دے۔ یقیناً میں وہ کلمات ادا کر رہا ہوں جس کی گرو نے مجھے تلقین کی ہے۔ میں اس کے ذکر کے ساتھ زندہ ہوں۔ گرو نے طاقت کے ساتھ میرے ہاتھ کو پکڑا ہے۔ اور اپنی رحمت و شفقت کے ساتھ میری رہنمائی کی ہے۔ اس نے مجھے وہ راستہ دکھایا جو اسے پسند ہے۔ اس نے مجھے ہدایت کے تحفے سے نوازا۔ وہ ہمیشہ میرے ساتھ رحمدلی کا معاملہ کرتا ہے۔ یہی تعلق عظمت اور شہرت کا وسیلہ اور ذریعہ ہے۔[47]

7. دلہن کے پہنچنے کی دعا

دلہن، دولہا سے مخاطب ہوتے ہوئے یوں کہتی ہے:۔

"اے خدا کے دوست تشریف لائیے۔ میں تیرے دیدار کی متمنی تھی۔ اے خدا میری وہ دعا قبول فرما جو میری آرزو ہے۔ اور جو میری امیدیں ہیں۔ میں اپنی زندگی اپنے مالک کی اطاعت کے لیے پیش کرتی ہوں۔ جب انسان صداقت کی زندگی گزارتا ہے تو وہ اطاعت کو پالیتا ہے۔[48]

8. دلہا اور دلہن کو نصیحت

"جب دولہا اور دلہن دونوں بیٹھے ہوں تو کون سی چیز ہے جو ہمیں ان کے دو الگ الگ ذات ہونے کا یقین دلاتی ہے۔ یقیناً ظاہر میں وہ دو الگ مختلف اور مستقل جسم رکھنے والے ہیں لیکن ان دونوں کے جسم اندر سے ایک ہیں۔[49]

مزید یہ نصیحت ہے "تقریبات کی ادائیگی کے وقت نہایت عاجز اور منکسر رہو۔ نفس کو لگام پہناؤ، تمہاری دعاؤں کا طریقہ کار نہایت آسان اور نرم ہونا چاہیے۔ جب دلہن خوبصورت لباس سے آراستہ ہو اور وہ گزشتہ تمام نصیحتوں کو غور سے سن چکی ہو تو یقیناً وہ دولہا سے جو بھی مطالبہ کرے"۔[50] جب دلہن سچی اور قناعت کے احساسات سے پُر ہو گی تو وہ اپنے دولہا کے لیے فخر اور خوشی کا سبب ہو گی جو شخص نیکی اور تقویٰ سے آراستہ ہونے کی طاقت رکھتا ہے۔ تو اس کا مالک اس بندے سے خوش ہوتا ہے۔ اور اس سے محبت کرتا ہے۔[51]

شادی کے ان تقاریب کی ادائیگی کے بعد اور دولہا دلہن کے تمام نصیحتوں کے سننے کے بعد دولہا اور دلہن "گرو گرنتھ" کے گرد خاص چکر لگاتے ہوئے ہر چکر میں خاص اذکار پڑھتے ہیں۔ سکھ اصطلاح میں دولہا دلہن کی شادی کے موقع پر "گرو گرنتھ" کے ارد گرد چکر لگانے کو "لاوان" کہا جاتا ہے۔[52]

9. لاوان کی تقریب

لاوان کی تقریب کے شروع ہونے سے پہلے دولہا اور دلہن کے لیے ضروری ہے کہ "گرو گرنتھ" کے گرد چار چکر لگائیں اور ہر چکر میں گرو رام داس کے کلام "سوی چانٹ" سے شعری قصیدہ پڑھیں۔ شادی کے دوران یہ ایک مقدس تقریب ہے۔

اس وقت یہ دعا کی جاتی ہے:

"میرا تعلق میرے پروردگار کے ساتھ گرو کی مہربانی سے مضبوط ہوا۔ میرے پروردگار نے میرے لیے یہ آسان کر دیا۔ وہ آگے بڑھا اور اس نے مجھے آ لیا۔ میرا دل دلہن کی محبت سے لبریز ہے اور میں عقید تمندوں کے بیچ میں حمدیہ گیت گاتا ہوں۔ دولہا کا قافلہ بے حد خوبصورت تھا۔ میرا پروردگار زندگی اور

موت سے بے نیاز ہے۔ اس نے میرے لیے دولہا چن لیا"۔[53] اس کے بعد دلہن، دولہا کی چادر کے کونے کو پکڑتے ہوئے یہ کہتی ہے:

"یقیناً وہ تعریف جس کا کوئی فائدہ نہیں اور یقیناً بہتان ایک خیالی گندگی ہے۔ میں اسے ناپسند کرتی ہوں۔ دنیا کی تمام رعنائیاں بے سود ہیں۔ میں تیرے پہلو کے ساتھ پیوست ہوں۔ یہ قیمتی کپڑے جنہیں میں نے پہنا ہے۔ میں اپنی عزت اور شرم گاہ کو چھپاتی ہوں۔ اے خدا، اے جبار، اے مالک، اے جاننے والے، اے دیکھنے والے، ہم تیری عزت اور تیری جبروت کا اندازہ نہیں لگاسکتے۔[54]

- **لوان کے دوران پہلے چکر کی دعا**

"ہم بہت تکالیف سہتے ہیں اور ہم بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ ہمارا مالک ہمیں جیسا حکم دے ہم دنیا میں ویسا ہی کام کریں گے"۔

- **لوان کے دوران دوسرے چکر کی دعا**

"میرے مالک کے ساتھ میری ملاقات کا وقت آپہنچا"۔

- **لوان کے دوران تیسرے چکر کی دعا**

"وہ پاکیزہ وقت اور گھڑی آپہنچی، ہمارے ذہن دنیا کی خواہشات میں جکڑے ہوئے ہیں ہم اپنے نفسوں کو اس قید و بند سے آزاد کریں گے"۔

- **لوان کے دوران چوتھے چکر کی دعا**

"جب چوتھا چکر شروع ہوتا ہے تو ہماری روح مطمئن ہو جاتی ہے اس لیے خدا ہماری روح اور ذہن میں اتر جاتا ہے"۔[55] یہ عبارات ہر چکر کی ابتداء میں کہی جاتی ہیں اور ہر چکر کے اختتام پر دولہا دلہن مندرجہ ذیل عبارات پڑھتے ہیں:۔

- **دعانمبر1**

"نانک اعلان کرتا ہے کہ پہلا چکر خدا کے ساتھ ہمارے متحد ہو جانے کی ابتدا ہے"

- **دعانمبر2**

"جب ہم اپنا دوسرا چکر لیتے ہیں تو روحانی نغمے ہمارے دلوں میں بجتے ہیں"۔

- **دعانمبر3**

تیسرے چکر کے اختتام پر یہ کہتے ہیں کہ "خدا ہمارے پہلو میں موجود ہے اور ہمارے ذہنوں کو غرور

اور خواہشاتِ نفس سے پاک کرتا ہے"۔

- **دعانمبر4**

"نانک یہ اعلان کرتا ہے کہ چوتھا چکر خدا کے ساتھ کر دیتا ہے یعنی جوڑ دیتا ہے۔ اور ہم خدا کے ساتھ ضم ہو جاتے ہیں"۔[56]

10. موت کے وقت کے اذکار

سِکھوں میں قریب المرگ انسان کے رشتہ دار جمع ہو کر "سِکھ منی" کو قریب المرگ کی روح کو اطمینان پہنچانے اور اپنے ذاتی سکون و تسلی کے لیے پڑھتے ہیں۔ کسی بھی شخص کے مرنے پر منہ پیٹنا، گریبان کو چاک کرنا اور اونچی آواز سے بین کرنا سِکھ مت میں مکمل منع ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ "واہِ گرو، واہِ گرو" کا ورد کرتے جائیں۔ میت کی عمر جو بھی ہو مرنے کے بعد اسے جلایا ہی جاتا ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے جلانا ناممکن ہو تو اسے دریا کے رواں پانی میں پھینک کر بہا دیا جاتا ہے۔ جنازے کو مرگھٹ تک لے جانے سے پہلے اچھی طرح غسل دیا جاتا ہے۔ پھر اسے اچھے کپڑے پہنائے جاتے ہیں اور کچھ خاص اذکار پڑھنے کے بعد میت کو مرگھٹ لے جایا جاتا ہے۔ راستے میں کچھ حمدیہ الفاظ کہے جاتے ہیں۔ مرگھٹ پہنچنے پر میت کو لکڑی کے ایک ڈھیر کے اوپر رکھ کر میت کا قریب ترین رشتہ دار اس کو آگ لگاتا ہے۔ اس کے بعد "سوھیلا" پڑھا جاتا ہے۔ میت کے اچھی طرح جل جانے کے بعد تمام رشتہ دار اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔ بعد میں اپنے گھروں یا قریب ترین گردواروں میں میت کو ثواب پہنچانے کے لیے "گرو گرنتھ" کا ورد کیا جاتا ہے۔ تقریب کے آخر میں "کڑا پرشاد" تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور میت کی راکھ اور ہڈیاں قریب کے دریا میں بہا دی جاتی ہیں۔ کسی بھی میت کے مرگھٹ کو تختی نصب نہیں کی جاتی۔ سوائے اس کے کہ بڑے لوگوں کے مرگھٹوں پر یاداشت کے طور پر گردوارے بنائے جاتے ہیں۔[57] ایسے مواقع پر فوت شدہ کے رشتہ دار بابا نانک کے درج ذیل اذکار پڑھتے ہیں۔

"گرو نے اپنی موت کے وقت کہا تھا کہ میں تم سے جا رہا ہوں۔ تمہیں چاہیے کہ تم حمد کے وہ گیت گاؤ جو عقیدت مندوں کو راحت اور نجات کی طرف رہنمائی کریں۔ ہر طلوع شدہ دن کے لیے غروب ہے۔ ہم میں سے ہر ایک جانے والا ہے اور بقا صرف اسی ایک ذات کے لیے ہے۔ ہمارے دوست اس دنیا سے جانے والے ہیں۔ اور ہم بھی اسی طرح اس دنیا سے رحلت کریں گے۔ موت ہمارے اوپر لکھ دی گئی ہے اور ہمارا سفر بہت لمبا ہے"۔[58]

مزید کہا "اے غافلو! ہوش کے ناخن لو۔ اس لیے کہ زندگی فانی ہے اور اپنے انجام تک پہنچنے والی

ہے۔ زندگی کا انجام بہت قریب ہے۔ اور اس کی باری خاتمے کے قریب ہے۔ جب رات آتی ہے تو اندھیرا چھا جاتا ہے"۔ "روی داس" داناؤں کو یوں متنبہ کرتا ہے: یہ زندگی فانی ہے اور لا محالہ اپنے منطقی انجام تک پہنچے گی۔ موت تمام تعلقات کو شکست دے گی اور وہ عنقریب تیرے، تیرے والدین، بیوی اور اولاد کے درمیان جدائی ڈال دے گی۔ دنیا باقی رہنے والی نہیں اور نہ ہی کوئی حقیقت ہے۔ بلکہ یہ سراسر سراب ہے۔ سچائی کے بارے میں سوچو، اپنے خدا کی حمد کے گیت گاؤ تاکہ تم نجات کے لیے کوئی زادِ راہ حاصل کر سکو۔ اپنے پروردگار کو اونچا رکھو۔[59]

جو خواہشات اور صبر کی کمی میں غرق ہو گا اور نفس کی لذتوں میں اس نے غوطہ لگایا تو اس نے اپنے مالک پروردگار کو بھلا دیا۔ وہ ایسا خیال کرتا ہے کہ اس کا جسم ہمیشہ کے لیے باقی رہے گا۔ یہ گوشت زمین کی طرح زائل ہونے والا ہے۔ جو کچھ ہم دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں۔ وہ ہم سے اندھیرے کی طرح دور چلے جائیں گے۔ یہ دنیا خیال ہے۔ عنقریب ختم ہونے والی ہے۔ ہمارے مالک کے سوا ہمارے لیے نہ کوئی ٹھکانہ اور نہ ہی کوئی دوست باقی رہنے والا ہے۔[60]

خلاصہ

مذہب پر قلم کشائی کرنا ایک دشوار مرحلہ ہے لیکن تعلیمی ادوار میں اور بعض مقامات پر ناگزیر ہو جاتا ہے۔ بہر حال میں نے اپنی ادنیٰ سی کوشش کی ہے کہ سکھ مت میں موجود اذکار اور ادوار کو بیان کر سکوں۔ یہ اذکار "گرو گرنتھ" اور "دسم گرنتھ" میں موجود ہیں اور یہ ایک سکھ معتقد کے لیے لازمی ہے کہ وہ ان صبح، شام اور رات کے اذکار کو اپنے ورد میں رکھے تاکہ اس کا اپنے خدا سے قلبی تعلق قائم رہے۔ ان اذکار کے علاوہ سکھ مت میں مزید عبادات اور اذکار بھی ہیں جو عام سکھ کو گرنتھی اور گرو کے مقام تک لے جانے کے لیے ہیں۔ ایک لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ بابا نانک نے اور ان کے جانشینوں نے اپنی طرف سے سکھ مت کو مکمل کر دیا۔ تاکہ ہر عام و خاص سکھ معتقد پیروکار اس مذہب کی روح تک پہنچ کر خدا کا قرب حاصل کر سکے جو اس مذہب کی اصل منشاء ہے۔

حواشی

[1]Teja Singh, Sikhism, its Ideals and Institutions, Orient Longmans, Nicol Road, Ballard Estate, Bombay Culcutta Madras, New Dehli India 1962, Page 100

[2] یہ عبارت ہمیشہ "جپ جی" سے پہلے آتی ہے۔ اور یہ سکھ مت کے ہاں بنیادی عقیدے کے الفاظ ہیں اور ایمان کا جزو ہیں۔

[3] "سری گرو گرنتھ صاحب جی"، جپ جی، پوڑی نمبر 1، خلاصہ، ناشر بھائی چتر سنگھ، جیون سنگھ، بازار مائی سیون امر تسر، انڈیا، بغیر سن طباعت کے، صفحہ 3

[4]"جپ جی"، پوڑی نمبر2، خلاصہ

[5]"جپ جی"، پوڑی نمبر6,5,4,3 خلاصہ

☆ تمام شعری ابیات یعنی پوڑیاں باہم ہم معنیٰ تھیں۔ صرف عبارات اور اسلوب کا فرق تھا۔ اس لیے ہر ایک کو مستقل بیان نہیں کیا گیا ضرورت کے لحاظ سے آئندہ بھی اسی طریقہ کار کو طوالت کے خوف سے اپنایا جائے گا۔

[6]"جپ جی" ، پوڑی نمبر7، 8، 9 خلاصہ

[7]"جپ جی"، پوڑی نمبر11، 10 خلاصہ

"جپ جی"، پوڑی نمبر12 خلاصہ [8]

"جپ جی"، پوڑی نمبر13، 14 خلاصہ [9]

"جپ جی"، پوڑی نمبر15 خلاصہ [10]

"جپ جی"، پوڑی نمبر16 خلاصہ [11]

"جپ جی"، پوڑی نمبر17 خلاصہ [12]

"جپ جی"، پوڑی نمبر18 خلاصہ [13]

[14]"جپ جی"، پوڑی نمبر19، 20 خلاصہ

[15] "جپ جی"، پوڑی نمبر21، 22 خلاصہ

[16]"جپ جی"، پوڑی نمبر23، 24، 25 خلاصہ

[17]"جپ جی"، پوڑی نمبر26، 27، 28، 29 خلاصہ

☆ یہ ہندوؤں کے عقیدے تثلیث پر رد ہے جبکہ ان کے ہاں ان تینوں کاموں کے لیے تین الگ الگ خدا، براہما، وشنو اور شوا کی صورت میں پائے جاتے ہیں

[18]"جپ جی"، پوڑی نمبر30، 31 خلاصہ

[19]"جپ جی" پوڑی نمبر32 تا37 خلاصہ

☆ ان پوڑیوں میں بابانانک کثرت کے ساتھ ہر وقت خدا کے ذکر پر زور دیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن نے فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ۙO وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا O ﴿سورت الاحزاب41، 42﴾

[20]"جپ جی" پوڑی نمبر38 خلاصہ

☆ مترجم ڈاکٹر گوپال سنگھ، "گرو گرنتھ" انگریزی ترجمہ، ورڈ سکھ یونیورسٹی پریس، سیکٹر A-8، بنگلو نمبر100، چنڈی گڑھ، پنجاب، انڈیا، 1978، صفحہ 11

☆ خاتمہ، گروار جان اور گروانگد کے کلام کا خلاصہ ہے۔ جنھوں نے اسے بابانانک کے کلام کے ساتھ "جپ جی" میں الحاق کیا۔

[21]سوڈار ایک اور قسم کا کلام ہے جو کہ "گرو گرنتھ" میں "جپ جی" کے فوراً بعد پایا جاتا ہے۔ اور یہ شام کے اذکار کہلاتے ہیں۔ کبھی کبھی یہ "راہِ راس" کے نام سے بھی پکارے جاتے ہیں۔ یہ نو منظور مجموعوں کا خلاصہ ہے۔ اس میں سے چار گرونانک کے تین گرورام داس کے اور باقی گروارجان کے ہیں

☆ W. Owen Cole and Piara Singh Sembha, A Popular Dictionary of Sikhism, 1st Published London 1990, Page 130.

[22]گوپال سنگھ، ترجمہ "گرو گرنتھ"، صفحہ 13

[23]گوپال سنگھ، ترجمہ، گرو گرنتھ، "سوڈار"، صفحہ 12

☆ "سندر گٹکا"، صفحہ 133

[24]گوپال سنگھ، ترجمہ، گرو گرنتھ، "سوڈار"، صفحہ 13

☆ دینی محافل سے مراد ہندوؤں کا بنارس شہر میں دریائے گنگا کے پاس سالانہ طور پر نہانے کے لیے جمع ہونا ہے۔

[25] گوپال سنگھ، ترجمہ، گرو گرنتھ، "سوڈار"، صفحہ 13

[26] گوپال سنگھ، ترجمہ، گرو گرنتھ، "سوڈار"، صفحہ 13

[27] گوپال سنگھ، ترجمہ، گرو گرنتھ، "سوڈار"، صفحہ 14۔ یہ تمام کے تمام کلام تین راگوں کے ہیں

☆ بابا نانک نے اپنے کلام کو "آسا راگ" میں منظم کیا

☆ گرو رام داس اور گرو ارجان نے "گجری راگ" میں

[28] گوپال سنگھ، ترجمہ، گرو گرنتھ، "سُو پُرکھ" صفحہ 14

[29] مترجم گور باچن سنگھ، گرو گرنتھ، "سُو پُرکھ" پنجاب یونیورسٹی پٹیالہ، مطبع رام، نیو دہلی، انڈیا، 1997، صفحہ 30

[30] گوپال سنگھ، ترجمہ، گرو گرنتھ، "سو پُرکھ"، صفحہ 15

☆ Edited and W.H. Mcleod, Textual Source for the Study of Sikhism, printed by Manchester University Press, Oxford road M-13, 9PL, UK, 1984, Page 101

[31] کرتان سوھیلا کبھی کبھی سوھیلا کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

☆ W. Owen Cole, A Popular Dictionary of Sikhism, Page 98

[32] "ارداس" ایک نوکر کی اپنے حکمران کے سامنے عرضی پیش کرنے کی ایک صورت ہے۔ جسے سکھ عبادات میں عمومی طور پر ابتداًاور انتہاً پڑھا جاتا ہے۔ یہ دعائیں گرو گوبند سنگھ کی "دسم گرنتھ" میں "وار سری بھگوتی جی" سے ماخوذ ہیں۔ موجودہ زمانے میں یہی اذکار مستقل طور پر چھوٹی کتابوں میں "نت نیم" اور "سندر گٹکا" کے نام سے ملتے ہیں۔

☆ W. Owen Cole, A Popular Dictionary of Sikhism, Page 43

[33] یہ ایک خاص قسم کا کھانا ہے۔ جو ایک بڑے برتن "کڑا" میں تیار کیا جاتا ہے۔ جس کے اجزائے ترکیبی "آٹا، کشمش، گڑیا چینی" مساوی مقدار میں ملائے جاتے ہیں۔ تیار کرنے کے بعد حاضرینِ مجلس کے سامنے لایا جاتا ہے اور "آنند صاحب" سے اس کے اوپر 6 گیتوں کو پڑھا جاتا ہے۔ پھر اس اجتماع کا رہنما اس "پرشاد" کو برکت دینے کے لیے اپنی کرپان سے ہلاتا ہے پھر اس میں سے پانچ جز اس وقت کے پانچ مقررہ زعماء کے لیے خاص کیے جاتے ہیں۔ جنہیں پانچ پاکیزہ بندوں کا نام دیا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد حاضرینِ مجلس میں بانٹ دیا جاتا ہے۔ گرنتھی سب سے پہلے "کڑا پرشاد" کھانا شروع کرتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے باقی حاضرین بھی اس مقدس پرشاد سے لطف اندوز ہونے لگتے ہیں۔

☆ W. Owen Cole, A Popular Dictionary of Sikhism, Page 92

[34] W.H. McLeod, textual sources for the Study of Sikhism, Page 105

[35] "سکھ منی" جو کہ مقدس منظوم کلام ہے۔ اسے گرو ارجان نے "رام سر" کے جنگل میں ایک تالاب کے کنارے لکھا تھا۔ جو کہ "گرو گرنتھ" میں "گوری راگ" میں پایا جاتا ہے۔ اس وقت ایک چھوٹی کتابی شکل میں بھی بازار میں دستیاب ہے۔

[36] نت نیم، نت اور نیم سے مرکب کلمہ ہے۔ نت کے معنیٰ روزانہ کے ہیں۔ اور نیم کے معنیٰ ورد، دستور اور عادت کے ہے۔ جس کے معنیٰ یہ ہیں کہ روزانہ کے ادوار اور اذکار یا روزانہ کی عادت اور طریقہ کار۔ یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔ جو جیب میں ہر وقت رکھی جاتی ہے۔ اس کے تقریباً 192 صفحات ہیں۔ جو درج ذیل اذکار پر مشتمل ہیں۔ "جپ جی صاحب"، "شبد ہزارے"، "جپ صاحب"، "شبد ہزارے بادشاہی دسم"، "سوائے بادشاہی دسم"، "آنند صاحب"، "راہِ راس"، "بیناتی چوپائے"، "بادشاہی دسم"، "ارداس"، "کرتان سوھیلا" اور "بارہ ماہ ماجھ"

[37] "سندر گٹکا"، تقریباً 26 مختلف دعاؤں پر مشتمل چھوٹی سی کتاب ہے جس میں "نت نیم" بھی شامل ہے۔ یہ کتابچہ تقریباً 228 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا مطبع بھائی چتر سنگھ، جیون سنگھ، تاجران کتب، بازار مائی سیواں، امر تسر، ہندوستان ہے۔

[38]کوہان سنگھ، گرمت مرتنڈ، طبع امرتسر انڈیا، صفحہ 36-38 (کوہان سنگھ کی دعاؤں کی ان شرائط سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں دعا کی جو شرائط ہیں۔ سکھ مت میں بھی وہی شرائط ہیں۔ اور ایسا لگتا ہے کہ یہ شرائط انہوں نے مسلمانوں کو دعا مانگتے وقت دیکھ کر اخذ کی ہیں۔ کوہان سنگھ کی دعا کے لیے شرائط سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا ہر طرف موجود ہے۔ جیسا کہ سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 115 میں ہے۔ (فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ)

[39]گروارجان، گروگرنتھ، "شلوک"، صفحہ 819

☆گوبند سنگھ، "اکل استاٹ"، دسم گرنتھ، صفحہ 35

[40]ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سکھوں کے ہاں نومولود کو خنجر کے ذریعے سکھوں کی کسی پاکیزہ شخصیت کے ہاتھوں میٹی چیز چٹوانا، اسلام میں گُھٹی (تحنیک) کے مشابہ ہے۔

☆ جیسا کہ حضرت سیدہ عائشہ سے روایات ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نومود بچوں کو لایا جاتا تو حضرت محمد ﷺ ان کے لیے برکت کی دعا اور تحنیک فرماتے تھے۔ تحنیک سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دہن مبارک میں کھجور کے دانے کو خوب چباتے اور پھر اس کو اپنی پاک انگلی کے ذریعے اس نومولود کے منہ میں لگاتے۔

☆ صحیح مسلم، کتاب الاداب، باب استحباب تحنیک الولود عند ولادت وجملہ الیٰ صالح۔ حدیث نمبر 2147، تحنیک کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بچے کے پیٹ میں پہلی غذا کسی نیک بزرگ کا لعاب جائے تا کہ اس کے ذریعے برکت کا حصول ہو۔

[41]کلام گروارجان، گروگرنتھ، بحر سورت، صفحہ 608

[42]5 ککے وہ علامتیں ہیں جن کو گرو گوبند سنگھ نے سکھوں میں متعارف کرایا تھا تا کہ سکھوں کی الگ پہچان ہو۔ جو "ک" کے حرف سے شروع ہوتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ کڑا، کچھا، کرپان، کیس، کنگھا۔ مذہبی سکھ ہر وقت ان 5 پانچ چیزوں سے آراستہ رہتے ہیں جبکہ کچھ سکھ تنگی کی وجہ سے اس کا اہتمام نہیں کرتے

☆ Teja Singh, Sikhism, its Ideal and Institution, Page 113

[43] Teja Singh, Sikhism, its Ideal and Institution, Page 114

[44]گروگرنتھ، "راگ جیٹاسری"، محلہ 5، صفحہ 709

مزید "راگ آسا" محلہ 3، صفحہ 449

مزید "راگ رام کلی" محلہ 5، صفحہ 997

مزید "راگ ماڑو"، کلام روی داس، صفحہ 1106

[45]گروگرنتھ، "راگ آسا چانڈ"، صفحہ 449

مزید گروگرنتھ، "راگ سوہی"، کلام رام داس، صفحہ 773

[46] Teja Singh, Sikhism, its Ideal and Institution, Page 107, 109

[47]گروگرنتھ، "راگ آسا، کلام ارجان، صفحہ 399

[48]گروگرنتھ، "راگ سوہی چانٹ"، کلام بابانانک، صفحہ 764،765

☆گروگرنتھ، "راگ سوہی چانٹ"، کلام گروامر داس، صفحہ 768

[49]گروگرنتھ، "راگ وار سوہی"، کلام امر داس، صفحہ 788

[50]گروگرنتھ، "راگ تلنگ"، کلام بابانانک، صفحہ 722

☆گروگرنتھ، "شلوک بابا فرید"، صفحہ 1384

[51]گروگرنتھ، "راگ آسا چانٹ"، کلام گروارجان، صفحہ 357

☆گروگرنتھ، "راگ وار ماڑو"، کلام بابانانک، صفحہ 1088

[52]لوان، سکھوں کے ہاں شادی کے موقع پر "گروگرنتھ" کے گرد چکر لگانے کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ اس موقع پر ہندوؤں کے ہاں دولہا دلہن آگ کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ سکھوں کے ہاں یہ کل 4 چکر ہوتے ہیں اور ہر چکر میں دونوں گرورام داس کے کلام "سوہی چانٹ" کے کچھ اذکار اور خصوصی اوراد پڑھتے ہیں۔

☆ W.H McLeod, "Textual Sources for the Study of Sikhism", Page 156

[53] گروگرنتھ، "راگ سوہی چانٹ"، گرورام داس، صفحہ 755

[54] گروگرنتھ، "راگ رام کلی"، گروارجان، صفحہ 514

☆ گروگرنتھ، "راگ گجری"، گروارجان، صفحہ 520

[55] گروگرنتھ، "راگ سوہی چانٹ"، کلام گرورام داس، صفحہ 773

[56] گروگرنتھ، "راگ جیٹا سری"، کلام گروارجان، صفحہ 407

☆ گروگرنتھ، "سری راگ" کلام گرورام داس، صفحہ 78

☆ گروگرنتھ، "راگ دھناسری" کلام گروارجان، صفحہ 577

[57] Teja Singh, Sikhism its Ideals and Institutions, Page 110

[58] گروگرنتھ، "راگ رام کلی"، محلہ 5، صفحہ 577

[59] گروگرنتھ، "راگ سوہی"، کلام روی داس، صفحہ 923

☆ گروگرنتھ، "لحن سورت"، کلام تیغ بہادر، صفحہ 634

☆ گروگرنتھ، "لحن گندھاری"، کلام تیغ بہادر، صفحہ 536

[60] گروگرنتھ، "راگ تلنگ" کلام تیغ بہادر، صفحہ 726

☆ گروگرنتھ، "راگ گورائی"، کلام تیغ بہادر، صفحہ 219